اسلامی نظریاتی کونسل کی کارکردگی

ایک جائزہ

حافظ محمد عبدالرحمٰن ثانی

(قسط نمبر۴)

اسلامی نظریاتی کونسل کی ذمہ داریوں، کارکردگی اور کاوشوں سے عدم واقفیت کی بناء پر کہا جاتا ہے کہ اس کونسل کا فائدہ کیا ہے؟......اور اب تک اس نے کون سا ایسا کام کیا ہے جو ملک وقوم کے مفاد میں ہو یہ تو ہمیشہ اختلافی مسائل پر ہی رائے زنی کرتی ہے......وغیرہ وغیرہ............

زیرِ نظر معلومات سے اندازہ ہوگا کہ کونسل نے تدوین قوانین کے حوالہ سے کس قدر محنت کی ہے اور علمی وتحقیقی بحث وتمحیص کے بعد اپنی سفارشات مرتب کر کے دی ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے گزشتہ برسوں میں جو کام کئے ان میں سے ایک وفاقی قوانین کا جائزہ بھی ہے۔ ہر چند کے 1973 کے آئین کے آرٹیکل ۲۲۷ تا ۲۳۱ میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ: تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا جن کا اس حصہ میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔

اس کے باوجود دھڑا دھڑ ایسے قوانین بنائے گئے اور اب بھی بنائے جا رہے ہیں جو خلاف احکامِ اسلامی ہیں، ذیل میں ہم بعض ان قوانین کا ذکر کر رہے ہیں جو قیام پاکستان سے بھی قبل کے ہیں مگر ہمارے ہاں نافذ ہیں اور بعض ۱۴۔ اگست ۱۹۷۳ تک مختلف اوقات میں بنے اور نافذ ہوئے۔ مگر کوئی ان بے لگام اسمبلیوں کو روکنے والا نہیں اگر کوئی ادارہ اس کی نشاندہی کرتا ہے تو اسی کو ہدفِ تنقید بنایا جاتا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل اب تک ایسے بے شمار قوانین پر نظر ثانی کر کے سفارشات پیش کر چکی ہے۔ مگر اسمبلیوں نے ان سفارشات کا تا حال کوئی نوٹس

نہیں لیا...... ہے کوئی ان سے پوچھنے والا؟ **پاکستان کی مسلم عوام، عوامی جماعتیں اور بالخصوص مذہبی جماعتیں اگر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی واقعتاً حامی ہیں تو یہ ان کا فرض ہے کہ وہ کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے اپنا اثر ورسوخ اور قوت صرف کریں، اور ان قوانین میں اسمبلیوں سے ترامیم کروائیں جن کی نشاندہی کونسل کر چکی ہے اور جن کا متبادل بھی پیش کیا جاچکا ہے۔**

ذیل میں ہم ایسے چند قوانین پیش کر رہے ہیں جن پر کونسل اپنی سفارشات دے چکی ہے اور جو اسمبلی میں زیرِ بحث آنے کی منتظر ہیں۔

۵۵۔سندھ ٹیکسٹائل بورڈ آرڈیننس، ۱۹۴۹ء کا جائزہ

اس کی دفعہ ۱۷ میں کہا گیا ہے کہ:

,,۱۷۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے آرڈیننس ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۵۶۔پاکستان انڈسٹریل فنانس کارپوریشن ایکٹ، ۱۹۴۹ء

اس ایکٹ کی دفعہ ۲۲ کی شق ہائے (۱) و (۲) تقاضا کرتی ہیں کہ قانون ہذا کے تحت دیئے گئے قرضوں پر سود کا تعین مرکزی حکومت کو کرنا چاہیئے۔

(p.62) چونکہ اسلامی احکام کی رو سے سود حرام ہے، اس لئے اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ سود کی وصولی کی کوئی گنجائش نہ رہے۔

۵۷۔درآمدات وبرآمدات (کنٹرول) ایکٹ، ۱۹۵۰ء

یہ قانون درآمدات وبرآمدات پر پابندی لگانے اور کنٹرول کرنے کے بارے میں ہے۔

اس کی دفعہ ۶ میں کسی جرم کی سماعت کو محکمہ کسٹم کے افسر مجاز کی تحریری شکایت کے تابع کردیا گیا ہے

جو کہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے کیونکہ کسی شخص کو احتجاج کے حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ پس اس دفعہ میں مناسب ترمیم بروئے کارلائی جائے۔(دیکھئے راہنما اصول نمبر۳)

اس ایکٹ کی دفعہ ۷ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۷۔قانون ہذا کے تحت جاری کردہ کسی حکم کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا اور کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے قانون ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی تعمیل میں کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر۱۱)

۵۸۔قانون خانہ بدوشاں (کراچی ڈویژن)، ۱۹۵۰ء

اس قانون کو یا تو منسوخ کردیا جائے یا حکومت کو چاہئے کہ خانہ بدوش افراد کے لئے روزگار یا ذرائع معاش کا اہتمام کرے، کیونکہ انہیں کسی ایک جگہ رہائش کا پابند کرنا اس علاقہ کے لوگوں (p.63) نیز سرکاری خزانہ کے لئے زیادہ نقصان دہ ہوگا اس صورت میں حکومت کو ان کی دیکھ بھال پر زیادہ سرمایہ خرچ کرنا پڑے گا۔(دیکھئے کونسل کی رپورٹ برائے ۹۳۔۱۹۹۲ء کا صفحہ ۵)

۵۹۔کراچی ہوٹل اور لاجنگ ہاؤس (کنٹرول) ایکٹ، ۱۹۵۰ء

اس قانون کی دفعہ ۲۰(ا) میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۲۰۔(ا) کوئی عدالت قانون ہذا کے تحت کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی ماسوائے کنٹرولر کی طرف سے تحریری شکایت موصول ہونے پر۔''

اس دفعہ کی رو سے ایسے جرم کی سماعت جو قانون ہذا کے تحت آتا ہو، صرف کنٹرولر کی شکایت پر کی جاسکتی ہے۔ کونسل کے نزدیک کسی متاثرہ شخص پر ایسی پابندی اسے انصاف سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ متاثرہ شخص کو کنٹرولر کی شکایت کے بغیر مقدمہ دائر کرنے کا حق حاصل ہوجائے۔

اس قانون کی دفعہ ۲۱ کہتی ہے کہ:۔

''۲۱۔ کنٹرولر یا اس کے ماتحت کسی دیگر شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ یا کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے قانون ہذا کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۶۰۔ روزگار (ملازمتوں کا ریکارڈ) ایکٹ، ۱۹۵۰ء

اس ایکٹ کی دفعہ ۱۱ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۱۱۔ کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے قانون ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی تعمیل میں کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

(p.64) اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۶۱۔ قانون شہری دفاع، ۱۹۵۲ء

قانون ہذا شہری دفاع پاکستان کو یقینی بنانے کے سلسلے میں اختیارات سے متعلق ہے۔

اس کی دفعہ ۵ (۱) میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۵۔ (۱) کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے قانون ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد یا صادر کردہ حکم کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے

۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

دفعہ۔۶

دفعہ ہذا کے مندرجات کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بات معلوم ہوئی کہ دفعہ۔۶ کی ذیلی دفعہ (۱) کی شق (ای) کا شرطیہ جملہ ثالث کو کسی جائیداد کی طلبی کی تاریخ سے معاوضہ دینے کا اختیار دیتا ہے۔لہذا تجویز کیا جاتا ہے کہ دفعہ۔۶ کی ذیلی دفعہ (۱) کی شق (ای) کے شرطیہ جملے میں الفاظ ''اس کی طلبی کی تاریخ پر جیسا کہ مذکورہ بالا میں کہا گیا ہے اور نہیں'' حذف کردیا جائے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک شہری کی جائیداد کا معاوضہ مقرر کیا جائے تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس شہری کو مروجہ بازاری قیمت سے محروم کرے۔دفعہ۔۶ کی ذیلی دفعہ (۳) کی شق (سی) میں بھی الفاظ ''جس کے خلاف اپیل دائر نہیں کی جاسکے گی'' حذف کردئے جائیں۔اس کے لیے دلیل یہ ہے کہ اسلام میں آزاد ادارے کے سامنے اپیل کرنے کے عام اصول کو یقینی بنایا گیا ہے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

۶۲۔ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن ایکٹ،۱۹۵۲ء

(p.65)اس کی دفعہ ۲۱ میں ۱۹۷۹ء کے ترمیمی آرڈیننس نمبر۔۴۰ کے ذریعہ پہلے ہی ترمیم کردی گئی ہے۔جو کہ ایل ڈی ۱۹۷۹ء کی جلد۔۵ میں شائع ہو چکا ہے۔جس کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے مقرر کردہ ماہرین معاشیات اور بینکاری کے پینل کی عبوری رپورٹ (سال ۱۹۸۰ء صفحہ ۱۲۴) کی سفارش پر ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے قرضوں پر سود سے متعلق قوانین منسوخ کردئے گئے ہیں۔اصل قانون کا مقصد ایک کارپوریشن کا قیام تھا تاکہ قصبات اور شہروں میں مکانات کی تعمیر کے لئے مالیاتی سہولتیں فراہم کی جاسکیں۔

اس میں ایک پہلو قابل توجہ ہے کہ ایکٹ ہذا کے تحت مکانات کی تعمیر کے سلسلے میں قرضے حاصل کرنے کی سہولت صرف ان لوگوں کو دی گئی ہے کہ جو شہر میں رہتے ہیں جبکہ لوگوں کی بھاری اکثریت کو جو دیہات میں رہتی ہے اس سہولت سے محروم رکھا گیا ہے۔شہریوں کے درمیان اس امتیاز کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔

اس لئے کونسل مقننہ کی توجہ اس طرف مبذول کراتی ہے کہ شہری اور قصباتی علاقوں کے علاوہ دوسرے علاقوں کو بھی یہ سہولت فراہم کرنی چاہئے دیہات اور ان میں بسنے والی آبادی کو نظر انداز کرنے کے

☆احتفظ بمذكرة في جيبك ترتب لك أعمالك وتنظم أوقاتك وتذكرك بمواعيدك وتكتب بها ملاحظاتك.☆

معاشرتی واقتصادی نتائج محتاج بیان نہیں۔

۶۳۔ کراچی میں بجلی پر کنٹرول ایکٹ، ۱۹۵۲ء

یہ قانون کراچی میں بجلی کی پیداوار تقسیم، استعمال اور کھپت کے بارے میں ہے۔

اس کی دفعہ ۸(ا) کہتی ہے کہ:۔

''۸۔(ا) کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جواس نے قانون ہذا کے تحت دیے گئے حکم کی تعمیل میں کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

(p.66) اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

اس کی دفعہ ۸(۲) میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۸۔(۲) حکومت کے خلاف ایسے نقصان کی بابت کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کئے گئے یا کئے جانے والے فعل کے نتیجہ میں ہوا ہو یا ہونے کا امکان ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

مذکورہ قانون کی دفعہ ۹ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۹۔کوئی عدالت قانون ہذا کے تحت مستوجب سزا جرم کی سماعت نہیں کرے گی ماسوائے سرکاری ملازم جسے صوبائی حکومت نے اسی سلسلے میں اختیار دیا ہو کی جانب سے جرم کی تشکیل سے متعلق حقائق پر مبنی تحریری رپورٹ موصول ہونے پر۔''

مذکورہ دفعہ کے تحت قانون ہذا کے زمرے میں آنے والے جرم کی سماعت صوبائی حکومت کے

مجاز افسر کی جانب سے تحریری رپورٹ کرنے پر ہی جا سکتی ہے۔اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے ہے کہ قرآن وسنت کے احکام کی رو سے متاثرہ شخص پر اس قسم کی پابندی عائد کرنا انصاف سے محروم رکھنے کے مترادف ہے۔لہذا کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ متاثرہ شخص کو مجاز افسر سے پیشگی اجازت لئے بغیر مقدمہ دائر کرنے کا حق حاصل ہو'

دفعات ۷ اور ۹

دفعات ۷ اور ۹ میں غور کرنے کی ضرورت ہے۔دفعہ ۷ میں یہ کہا گیا ہے کہ جاری کردہ حکم پر کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جا سکے گا۔اسلامی نظریاتی کونسل کی یہ رائے ہے کہ متاثرہ شخص کا یہ فطری حق ہے کہ وہ دادرسی کے لئے مجاز عدالت سے رجوع کرے۔اسلام نے ہر ایک شخص کو اپیل کرنے کا حق دیا ہے۔لہذا دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ (۱) کو حذف کیا جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

دفعہ ۹ کے مندرجات میں بھی ترمیم کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں کہا گیا ہے کہ مقدمہ کی سماعت صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے جب کہ کسی سرکاری افسر کی طرف سے تحریری رپورٹ پیش کی جائے۔

(p.67) پس کونسل تجویز کرتی ہے کہ دفعہ ۹ کو بھی حذف کردیا جائے کیونکہ یہ ایک امتیازی دفعہ ہے جو شہری کو حصول انصاف سے روکتی ہے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

۶۴۔انضباط اراضی (کراچی ڈویژن) ایکٹ' ۱۹۵۲ء

یہ قانون کراچی ڈویژن میں بعض اراضیات اور عمارات پر ناجائز قبضہ کی روک تھام اور عمارتوں سے انخلا کے بارے میں ہے۔

یہاں اس امر کی نشان دہی کرنا مناسب ہوگا کہ دفعہ ۱۵ کے تحت کوئی عدالت اس قانون کے دائرہ میں آنے والے حکم کی سماعت نہیں کر سکتی جب تک ایڈمنسٹریٹر سے پیشگی تحریری اجازت نہ لی جائے۔یہ بات اسلامی اصولوں کے خلاف ہے کیونکہ اسلام نے متاثرہ فریق کو ایک اپیل کا حق لازما دیا ہے۔پس کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں ضروری ترمیم کردی جائے۔یا اسے حذف کردیا جائے۔

اس کی دفعہ ۱۹ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۱۹۔ایڈمنسٹریٹر یا کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی جو کہ اس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے ۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۶۵۔پاکستان (داخلہ پر کنٹرول) ایکٹ، ۱۹۵۲ء

یہ قانون بھارتی باشندوں کے پاکستان میں داخلہ کو کنٹرول کرنے سے متعلق ہے۔

دفعہ ۱۰

(p.68) اس کی دفعہ ۱۰ اظاہر کرتی ہے کہ قانون ہذا کے تحت کئے گئے کسی فعل کی بابت وفاقی حکومت کی پیشگی اجازت کے بغیر کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جاسکتا۔

کونسل کی رائے یہ ہے کہ یہ دفعہ حذف کردی جائے کیونکہ یہ متاثرہ شخص کو اپنی دادرسی کے لئے چارہ جوئی سے روکتی ہے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

۶۶۔پاکستان آرمی ایکٹ، ۱۹۵۲ء

یہ قانون پاکستان آرمی سے تعلق رکھنے والے قوانین کو یکجا اوران میں ترمیم کرنے کے بارے میں ہے۔

دفعات ۱۳۳،۱۳۳۔۱۳۳الف اور ۱۳۳ب

ان دفعات کی رو سے قانون ہذا کے تحت سزایاب شخص کو اپیل کا حق تو دیا گیا ہے۔تاہم یہ پابندی لگادی گئی ہے کہ اپیل کی سماعت صرف فوجی افسران کریں گے۔کونسل کی رائے یہ ہے کہ مجرم کو ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرنے کا حق دیا جائے۔اس سے پاکستان کی سلامتی کے کسی ضابطہ کی خلاف ورزی نہیں ہوگی کیونکہ مجرم کو ایسے جرم میں سزایاب کیا جاتا ہے جو کہ ملکی قانون کا حصہ ہوتا ہے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

۶۷۔پاکستان لازمی خدمات (برقرار رکھنے کی بابت) ایکٹ، ۱۹۵۲ء

اس کی دفعہ ۸ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۸۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ' نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی جو اس نے قانون ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی تعمیل میں کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان' مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۶۸۔پاکستان سلامتی ایکٹ' ۱۹۵۲ء

(p. 69)اس قانون کی غرض وغایت ایسے افراد سے نمٹنا ہے جو پاکستان کے دفاع' خارجی امور اور سلامتی کے لئے ضرر رساں طریقوں پر عمل پیرا ہوں' نیز اس سلسلے میں خصوصی اقدامات کا اہتمام کرتا ہے۔

دفعہ ۶

اس دفعہ کے مندرجات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات علم میں آئی کہ اس کی ذیلی دفعہ (۱) کوئی حکم جاری کرنے والے حاکم کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ ان وجوہات کو ظاہر نہ کرے جو ملزم کی گرفتاری کا سبب بنی ہوں۔کونسل کی رائے یہ ہے کہ گرفتاری کا حکم جاری کردیا جائے تو اس حاکم کو یہ اضافی اختیار حاصل نہیں ہونا چاہئے کہ وجوہات بتانے سے انکار کردے۔اس مطلق اختیار کو غلط استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس لئے کونسل اسے حذف کرنے کی سفارش کرتی ہے۔کیونکہ ہر ملزم کو یہ جاننے کا حق ہے کہ اسے کن وجوہات کی بناپر نظر بند کیا گیا ہے۔وجوہات بتانے سے انکار انصاف سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔اس لئے اسے فوراً حذف کردیا جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۶)

۶۹۔کراچی لازمی اشیاء قیمت پر کنٹرول اور انسداد ذخیرہ اندوزی ایکٹ' ۱۹۵۳ء

اس قانون کے ذریعے کراچی ڈویژن میں بعض لازمی اشیا کو قبضہ میں رکھنے' تقسیم کرنے' بیچنے اور ان کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

دفعہ ۱۰

اس دفعہ کے تحت افسران کو بعض احاطوں' جہازوں' موٹر گاڑیوں اور طیاروں میں داخل ہونے اور معائنہ

کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔رہائشی مکان کے تقدس کے تحفظ کی خاطر لفظ ''احاطہ'' کے بعد الفاظ ''ماسوائے ایسے مکان کے جو رہائشی اغراض کے لئے زیر استعمال ہو'' کا اضافہ کردیا جائے۔۔

(p.70) یہاں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ قرآن وسنت نے رہائشی مکان کے تقدس پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر۱۰)

۷۰۔پاکستان ائرفورس ایکٹ' ۱۹۵۳ء

ایکٹ ہذا کا مقصد پاکستان ائرفورس کے انتظام وانصرام سے متعلق قانون کو یکجا کرنا اوراس میں ترامیم کرنا ہے۔

قانون ہذا کی دفعات ۱۶۲'۱۶۲الف اور۱۶۲ب میں ترامیم کی ضرورت ہے۔اس سلسلے میں کونسل نے پاک آرمی 'ایکٹ ۱۹۵۲ء کی دفعات ۱۴۳'۱۴۳الف اور۱۴۳ب کے بارے میں جس رائے کا اظہار کیا ہے۔اس کا اطلاق ان دفعات پر بھی کرلیا جائے۔

۷۱۔خطرناک اشیائے نقل وحمل ایکٹ' ۱۹۵۳ء

اس ایکٹ کی دفعہ ۱۲(۱) میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۱۲۔(۱) کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ' نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جواس نے قانون ہذا'اس کے تحت وضع کردہ قواعد یا جاری کردہ حکم کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان' مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان ومال کے تحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر۱۱)

۷۲۔کراچی تحدید کرایہ ایکٹ' ۱۹۵۳ء

اس قانون کی دفعہ ۲۲ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۲۲۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ' نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جواس

نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا۔"

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے (p.71) کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۴۳۔کراچی لازمی اشیاء (قیمت پر کنٹرول اور انسداد ذخیرہ اندوزی) ایکٹ، ۱۹۵۳ء

قانون ہذا کی دفعہ ۱۷(۱) میں کہا گیا ہے کہ:۔

"۱۷۔(۱) کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے قانون ہذا کی کسی دفعہ اور اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی تعمیل میں کیا ہو کرنے کا ارادہ ہو۔"

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

اسی طرح اس کی دفعہ ۱۷(۲) میں کہا گیا ہے کہ:۔

"۱۷۔(۲) کمشنر کے خلاف ایسے نقصان کی بابت جو نیک نیتی سے کئے گئے کسی فعل کے نتیجہ میں ہوا ہو یا ہونے کا امکان ہو، جو اس نے قانون ہذا کی کسی دفعہ یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی تعمیل میں کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی۔"

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۷۴۔خیراتی اوقاف (وصولیوں کو باضابطہ بنانے سے متعلق) ایکٹ'۱۹۵۳ء

اس ایکٹ کی دفعہ ۱۹ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۱۹۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی نالش' مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

(p.72)اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان' مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۷۵۔پی آئی اے کارپوریشن ایکٹ'۱۹۵۶ء

اس ایکٹ کی دفعہ ۲۰(۱) میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۲۰(۱) کارپوریشن ہر ڈائریکٹر کو ایسے جملہ نقصانات اور مصارف سے تحفظ فراہم کرے گا جو اس سے فرائض کی ادائیگی کے دوران سرزد ہوئے ہوں یا برداشت کئے ہوں' ماسوائے ان نقصانات کے جو اس کی اپنی مرضی یا غفلت سے سرزد ہوئے ہوں۔''

اسی طرح اس کی دفعہ ۲۰(۲) میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۲۰۔(۲) کوئی ڈائریکٹر ذاتی طور پر کارپوریشن کے کسی دوسرے ڈائریکٹر یا افسر یا ملازم کے ہاتھوں کارپوریشن کو پہنچنے والے ایسے نقصانات یا مصارف کے لئے جوابدہ نہیں ہوگا جو اس کی نااہلیت کی بنا پر یا ایسے شخص کے فعل کے نتیجہ میں پہنچا ہو جس کے ذمے کارپوریشن کی کوئی رقم واجب الادا ہو یا فرائض منصبی نیک نیتی سے ادا کرتے ہوئے کسی فعل کے نتیجہ میں پہنچا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان' مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۷۶۔ پاکستان اسماو علامات
(ناجائز استعمال کی روک تھام) ایکٹ، ۱۹۵۷ء

(p.73) قانون ہذا کا مقصد بعض اسماء اور نشانات کے غیر قانونی استعمال کو روکنا ہے۔
اس کی دفعہ ۶ میں کہا گیا ہے کہ قانون ہذا کے تحت کسی افسر کے خلاف مقدمہ چلانے کے لئے پیشگی اجازت لینا ضروری ہے۔ چونکہ اس کی رو سے وفاقی حکومت کو صوابدیدی اختیارات دئے گئے ہیں اس لئے اس دفعہ کو حذف کر دینا چاہئے۔ اگر کسی جرم کا ارتکاب کیا جائے تو دادرسی کے لئے کوئی بھی شخص عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا سکتا ہے۔ احتجاج کرنے کا حق فطری ہے جسے قرآن وسنت نے تسلیم کیا ہے۔ (دلیل کے لئے راہنما اصول نمبر ۳ دیکھئے)

۷۷۔ قانون کپاس، ۱۹۵۷ء

اس قانون کی دفعہ ۱۵ کہتی ہے کہ عدالت کسی جرم میں مداخلت نہیں کر سکتی جب تک سرکاری ملازم کی طرف سے اس کی تحریری رپورٹ نہ کی جائے۔ یہ دفعہ چونکہ ایک شہری کو عدالت میں جانے سے روکتی ہے اس لئے کونسل سفارش کرتی ہے کہ اسے حذف کر دیا جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

۷۹۔ ادویات اور معالجات (قانونی ذمہ داری سے تحفظ) ۱۹۵۷ء

(p.74) اس کی دفعہ ۳ میں کہا گیا ہے کہ:۔
"۳۔ کسی سرکاری ملازم یا دیگر شخص کے خلاف کئے گئے کسی فعل یا کارروائی جاری کردہ نوٹیفکیشن یا ہدایت، مقرر کردہ قیمت کی گئی تفتیش یا گرفتاری، ضبط یا قرق کردہ جائیداد، برداشت کردہ نقصان یا مضرت، دائر کردہ قانونی کارروائی یا عائد کردہ جرمانہ یا سنائی گئی سزا، مشتہر کردہ حکم کی تعمیل میں جاری رکھے گئے کسی فعل کی بابت کسی عدالت میں کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی شروع نہیں کی جا سکتی۔

یہ دفعہ عدالتوں کو قانون ہذا کے تحت آنے والے جرم میں مداخلت سے روکتی ہے۔ یہ چیز احکام اسلام کے منافی ہے، پس تجویز کیا جاتا ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کر دی جائے کہ یہ احکام شریعت

کے مطابق ہو جائے۔

۸۰۔زرعی اعداد و شماری ایکٹ ۱۹۵۸ء

قانون ہذا کا مقصد زرعی شماریات کی غرض سے معاملات طے کرنا ہے۔

اس کی دفعہ ۸ میں کہا گیا ہے کہ کوئی مقدمہ دائر کرنے سے پہلے صوبائی حکومت سے اجازت لینا ضروری ہے۔جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا مقدمہ دائر کرنے کے لئے پیشگی اجازت کی شرط اسلامی اصولوں کے منافی ہے۔پس سفارش کی جاتی ہے کہ یہ دفعہ حذف کردی جائے۔(دلیل کے لئے راہنما اصول نمبر۳ دیکھئے)

۸۱۔مردم شماری آرڈیننس ۱۹۵۹ء

اس کی دفعہ ۱۴ اور ۱۵ انوعیت کے لحاظ سے زرعی اعداد و شمار ایکٹ ۱۹۵۸ء کی دفعہ ۸ کی طرح ہیں۔اس لئے اس کے بارے میں کونسل کی اسی رائے اور تجویز پر عمل کیا جائے۔......................(جاری ہے)

تاریخ نفاذِ حدود

شرعی حُدود کے نفاذ کی عہد بعہد تاریخ

اور پاکستان میں ان کے نفاذ کا جائزہ

تحقیق: ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ناشر: شیخ زید اسلامک ریسرچ سینٹر، جامعہ کراچی